مکاتیب

(۱)

مکرمی ومحترمی مولانا زاہد الراشدی صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   مزاج گرامی!

انتہائی سپاس گزار ہوں کہ ایک عرصہ سے آپ کا موقر ماہنامہ 'الشریعۃ' موصول ہو رہا ہے، مگر یہ ناکارہ اس کی کوئی رسید بھی نہ بھیج سکا۔ اس کوتاہی کے باوجود 'الشریعۃ' مسلسل مل رہا ہے۔ یہ بس آپ کی ذرہ نوازی ہے۔ اس محبت وشفقت پر مکرر شکر گزار ہوں۔ ادارہ میں آنے والے جرائد ورسائل میں ایک 'الشریعۃ' بھی ہے جسے بالاستیعاب پڑھتا ہوں اور اس کے مضامین سے استفادہ کرتا ہوں۔

'الشریعۃ' کے ذریعے بلاشبہ سب کے دلوں کی ترجمانی ہوتی رہتی ہے اور یہ آپ کی وسعت ظرفی کا نتیجہ ہے، مگر میری ناقص رائے میں یہ 'الشریعۃ' کی قطعاً ترجمانی نہیں۔ ممکن ہے کہ یہ آپ کی پالیسی ہو کہ اس میں ہر صاحب قلم جو چاہے قلم کاری کرے اور ''ما تخفی صدور ہم اکبر'' کے کچھ مصداق بھی 'الشریعۃ' کو اپنے لیے وسیلہ ظفر بنانا چاہیں تو بنا لیں، مگر معاف کیجیے یہ 'الشریعۃ' کے نام پر دین کی کوئی خدمت نہیں۔ اگر دین اسلام کے بارے میں تشکیک پیدا کرنا جرم ہے تو ایسے مضامین کو طبع کرنا مستحسن کیونکر ہو سکتا ہے؟

''مکاتیب'' میں الشریعہ کے معزز قارئین نے کئی بار اس قضیہ نامرضیہ کے بارے میں آپ کو توجہ دلائی، مگر وہ تا حال صدا بصحرا ہی ثابت ہوئی۔ اسی تناظر میں سمجھتا ہوں کہ اس ناکارہ کی یہ جسارت بھی رائیگاں جائے گی۔ تاہم 'الشریعۃ' سے تعلق، جو آپ نے محض اپنی شفقت سے پیدا کیا ہے، کا تقاضا ہے کہ اپنی بات کہہ ہی دی جائے۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

والسلام۔ دعاجو

ارشاد الحق اثری

ادارۃ العلوم الاثریہ

منٹگمری بازار   فیصل آباد

(۲)

مکرم ومحترم مولانا ارشادالحق اثری صاحب زیدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی؟

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ بے حد شکریہ! مکتوب کے مخاطب تو والد گرامی ہیں، تاہم چونکہ وہ ان دنوں بیرونی سفر پر ہیں، نیز 'الشریعہ' کے مندرجات کی ترتیب کی ذمہ داری زیادہ تر مجھ پر عائد ہوتی ہے، اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ میں خود آپ سے مکاتبت کی سعادت حاصل کروں۔

آپ نے جس نکتے کی طرف اشارہ فرمایا ہے، میرا خیال ہے کہ زاویہ نگاہ کے ایک معمولی سے فرق کے باعث اس میں ہمارا موقف سمجھنے میں بالعموم قارئین کو دشواری پیش آتی ہے۔ اس وقت امت میں رائج بے شمار نقطہ ہائے نظر ہیں جن سے ہم اتفاق نہیں کرتے، تاہم چونکہ ہماری نظر میں وہ کسی نہ کسی فکری یا عملی الجھن سے پھوٹے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک سنجیدہ مباحثہ کے بغیر ان کی غلطی کسی طرح سے واضح نہیں کی جا سکتی، اس لیے ہم انھیں 'الشریعہ' کے صفحات میں موضوع بحث بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپریل ۲۰۰۵ کے شمارے میں ڈاکٹر مہاتیر محمد کے خطاب پر ادارتی نوٹ کو دوبارہ ملاحظہ فرما لیں۔

یہ بات ہمارے لیے بے حد حوصلہ افزائی کا باعث ہے کہ 'الشریعہ' آپ جیسے اہل علم کی نظر سے بالاستیعاب گزرتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کی توجہ اور عنایت ہمیں آئندہ بھی حاصل رہے گی۔

والسلام

عمار ناصر

۲۲/۰۶/۰۵

(۳)

باسمہ تعالیٰ

محترم المقام سلام مسنون!

مزاج گرامی؟

اعزازی طور پر فرستادہ جریدہ 'الشریعہ' نظر نواز ہوا۔ یہ آپ کا کرم ہے کہ ایک دور افتادہ، اجنبی گوشہ نشین کو آپ نے سرفراز فرمایا۔ اس یاد فرمائی پر میں خلوص دل سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں اظہار تشکر کے طور پر نہیں، بلکہ امر واقعی کے طور پر بغیر کسی مبالغہ آرائی کے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے اسے دیگر مذہبی رسالوں سے بہت مختلف پایا ہے۔ آپ نے اس میں فروعی مسائل کے بجائے ٹھوس، جامع اور اہم بنیادی مسائل پر مبنی مضامین شامل کر کے اسے منفرد اور پروقار بنا دیا ہے۔

گزشتہ شمارے میں آپ نے بیک وقت طلاق ثلاثہ پر مختلف الرائے علما کو جو دعوت فکر دی ہے، وہ قابل تحسین ہے۔ فروعی مسائل پر فتاوائے کفر جاری کرنے والے، قرآن مجید کے واضح حکم پر ایک وقتی، انتظامی اور تہدیدی حکم کو کیونکر فوقیت دیے ہوئے ہیں اور اسے حکم خداوندی کی ہی توضیح کا نام دے رہے ہیں، یہ نا قابل فہم ہے۔